165

غلام احمد قادیانی

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان
ہفتہ میں تین بار
فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ ششماہی للعہ سہ ماہی عاؔر

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۳۹ | مورخہ ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بدستور سابق ہے روزانہ ہی ادویہ کا استعمال رہتا ہے طبیعت تقاضا کر رہی ہے کہ حضور کچھ عرصہ آرام فرمائیں۔

شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور و میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق پشاور و مردان کے جلسوں میں شریک ہونے کے لئے قادیان سے تشریف لے گئے۔

مولوی عمر الدین صاحب شملوی کو جو کراچی میں ہفتہ عشرہ سے مصروف تبلیغ تھے۔ بذریعہ برقی پیغام ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے وفد نمبر ۴ کے ساتھ شامل ہونے کا حکم دیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف راولپنڈی سے پشاور تک وفد مذکور کے ساتھ دورہ کریں گے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ عاجز کی اہلیہ بدستور بیمار ہے۔ دعا کرنے والے اور بیمار پرسی کرنے والے احباب کرام کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آج کل نیچر کیور ٹب باتھ کا علاج کیا جاتا ہے اسی کیور کے لئے ایک ڈاکٹر صاحب باہر سے بلوائے گئے تھے اس علاج کے مطابق خوراک صرف پھل میوہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

نامہ گولڈ کوسٹ
مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام
۷۷ نئے احمدی

اپنے ایک گذشتہ خط میں یہ خاکسار ایک خود مختار لوکل چیف کے اسلام لانے کی اطلاع عرض کر چکا ہے۔ ان کے اسلام لانے کے ایک ہفتہ بعد یعنی ۱۷ جولائی کو ان کی باصرار درخواست پر خاکسار نے ان کے دار الخلافہ میں کئی سو بت پرستوں اور عیسائیوں و غیر احمدیوں کے مجمع میں دو گھنٹے تک لیکچر دیا۔ عیسائیوں پر تو اپنے مصنوعی خدا کی موت کا ذکر سنکر حیرت چھا گئی یہ ان کے لئے پہلا موقع تھا کہ انہوں نے ایسا سنا۔ اور جس کا ثبوت انہیں ان ہی کی کتابوں سے دیا گیا۔ وہ جو بڑے جوش کے ساتھ لیکچر میں شامل ہوئے تھے۔ کہ یہ اعتراض کریں گے۔ وہ سوال کریں گے۔ مگر سب جوش اڑ گیا۔ اور خاموش اُٹھ کر چلے گئے۔

یہ ہمارے نئے بھائی امیر صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے وجود کو اسلام کے لئے بابرکت ثابت کرے۔

ان ممالک میں خود مختار اُمراء کی ایک خاص نشانی ان کا شاہی سُرخ چھتر ہے۔ جسے دربار وغیرہ یا دیگر خاص موقعوں پر استعمال کرتے ہیں۔ خاکسار کے لیکچر کے وقت چیف صاحب نے اپنا یہ خاص چھتر خاکسار کے لئے بھیجا۔ جس کے نیچے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ میں نے اندھی دنیا کو نور اور ہدایت کی طرف بلایا۔ اور بعد از لیکچر اسی چھتر کے نیچے چلکر اپنی قرارگاہ پر پہنچا۔

لیکچر کے بعد ستر بت پرست۔ عیسائی اور غیر احمدی حضرت محمود کی غلامی میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد سات اور اشخاص داخل سلسلہ حقہ ہوئے۔ فالحمد للہ۔ ان سب کے نام حضرت صاحب کی خدمت میں ارسال کر دئے گئے ہیں احباب ان کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ کریم استقامت بخشے۔

موسمی تعطیلوں کے بعد ۴ر اگست سے سکول کھل گیا ہے گو طالب علم ابھی سارے کے سارے واپس نہیں آئے۔ ۱/۲ حصہ غیر حاضر ہے۔ لیکن نئے طالب علم بھی آکر داخل ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ کئی بار عرض کر چکا ہوں۔ سب سے بڑی ضرورت سکول کی عمارت بنانے کی ہے۔ بہت غور کے بعد احباب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ اپنی عمارت کا بنانا ہماری موجودہ کمزور مالی حالت کے ماتحت مشکل ہے بہت وقت لگے گا۔ اس لئے فی الحال ایک بنا بنایا مکان خریدنے کی تجویز ہے۔ جو دو ہزار پونڈ پر ملتا ہے۔ مبلغ کی رہائش اور سکول کے لئے نہایت موزوں ہے۔ چنانچہ ایک خاص جلسہ میں اس کا فیصلہ کر کے اس غرض کے لئے چندہ خاص کی فراہمی کے لئے محصل بھیجد یئے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خدا تعالےٰ ہماری سب مشکلات کو حل فرما کر ہماری ساری ضرورتوں کو پورا کر دے۔ اور تاریکی کے ملک میں اسلام کے نور کی شعاعیں پھیلا دے۔ تا اس کی یہ خراب و خستہ حالت مخلوق اس کے قرب کو حاصل کر کے اپنی خلقت کی غرض کو پورا کر سکے۔ آمین۔

اشانٹی یہاں سے تین سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ گو وہ گولڈ کوسٹ کے گورنر کے ماتحت ہی ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ ایک علیحدہ حصہ ملک سے تصور کیا جاتا ہے۔ اور وہاں کا قانون بھی کسی قدر یہاں سے مختلف ہے۔ آج میں وہاں جا رہا ہوں۔ اس علاقہ میں بھی ہمارے کچھ دوست ہیں۔ اللہ کریم سفر بابرکت کرے۔ والسلام ؛

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم عفی اللہ عنہ۔ از سالٹ پانڈ ۸/۲۵ ؁

روہڑی (سکھر) میں جلسہ احمدیہ

سیکرٹری انجمن احمدیہ روہڑی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔ سکھر میں آریوں نے ایک جلسہ کر کے اسلام پر رکیک حملے کئے۔ اس وجہ سے غیر احمدی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور ہم نے ایک جلسہ کا انتظام کیا۔ جس میں مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور مولوی قمر الدین صاحب نے بصدارت جناب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری ۸ر لغایت ۱۲ر ستمبر مسلسل تین چار دن پُر زور تقریریں کیں۔ اور عوام الناس سے خراج تحسین وصول کیا۔ تمام مسلمان "اللہ اکبر" اور "اسلام زندہ باد" کے نعرے لگاتے رہے۔ آریوں کو چیلنج دیا گیا۔ مگر ان میں سے کوئی سامنے نہ آیا۔ البتہ ایک سناتنی نے چند سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش اور تشفی آمیز جواب دیئے گئے ؛

چوتھے دن کے اجلاس میں مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے ایک ہزار آدمی کے مجمع میں تین گھنٹہ تک ایک زبردست تقریر کی۔ اور صلائے عام دی۔ کہ اگر ابدی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو قادیان کے چشمہ صافی سے آب حیات پیو۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا۔ کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کیا ہے۔ اختتام جلسہ پر ایک کندہ ناتراش غیر احمدی نے شور برپا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جناب صدر نے اسے خاموش کر دیا ؛ مفصل حالات بذریعہ چٹھی ارسال کئے گئے ہیں ؛

اخبار احمدیہ

مالی سال کی آخری تاریخ

حسب دستور کے مطابق ۳۰ر ستمبر کو مالی سال کی آخری تاریخ کا بند ہو جانا ضروری تھا۔ اور میں اس امر کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ مالی سال ٹھیک وقت پر بند کر دیا جاوے۔ مگر بعض احباب کے پر زور اصرار نے مجھے مجبور کیا ہے۔ کہ میں ان کو دو ہفتہ کی اور مہلت دوں۔ اس لئے کہ جو احباب پنشن خوار ہیں وہ چاہتے ہیں۔ کہ پنشن لے کر چندہ ادا کریں۔ بعض احباب کو تنخواہ ملنے کا انتظار ہے۔ اس واسطے اعلان کرتا ہوں۔ کہ سال رواں ۳۰ر ستمبر کی بجائے ۱۵ر اکتوبر ۱۹۲۵ء کو بند کیا جاوے گا۔ اس لئے عہدہ داران کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے تمام بقائے وصول کر کے ۱۵ر اکتوبر ۱۹۲۵ء کی شام تک خزانہ بیت المال میں روپیہ مع تفصیل کے پہنچا دیں۔ تا کہ ان کے بجٹ میں مجرا ہو سکے۔ اس کے بعد کا موصولہ روپیہ مجرا نہ کیا جاویگا۔ والسلام

عبدالغنی۔ ناظر بیت المال

مبلغین کلاس کیلئے طلباء کی ضرورت

یہ کلاس عنقریب کھلنے والی ہے عموماً مولوی فاضل پاس طلباء لئے جاویں گے۔ خاص قابلیت رکھنے والے طالب علم مولوی فاضل کی شرط کے بغیر بھی لئے جا سکتے ہیں۔ داخل ہونے کے لئے جلد سے جلد درخواستیں آنی چاہئیں۔ صرف آٹھ طلباء کی گنجائش ہے ؛

حضرت (مرزا شریف احمد) صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ایک سنسکرت دان کی ضرورت

مسلمان نوجوانوں کو سنسکرت کی تعلیم دلانے کے لیے مسلمان سنسکرت دان عالم کی ضرورت ہے۔ معلم کی ہر طرح قدر دانی کی جائے گی۔ اور تعلیم کا معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ اگر وہ قادیان تشریف لا سکیں۔ تو بہتر ہو گا۔ ورنہ ہم طالب علموں کو جہاں کہیں ہندوستان میں انتظام ہو سکے۔ بھیج دینگے۔ مسلمان عالم کی شرط اس لئے رکھی گئی ہے۔ کہ آریہ صاحبان عام طور پر مسلمانوں کو سنسکرت پڑھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ اگر کوئی ہندو انسٹیٹیوشن پڑھانے کے لئے تیار ہو تو ہمیں اپنے طالب علموں کو وہاں بھیجنے میں بھی کوئی عذر نہ ہو گا۔

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شار کے خلاف پروٹسٹ

اخبار الفضل ۲۶ر ستمبر صفحہ ۳ کا مضمون کارٹون اخبار شار کے متعلق پڑھ کر تمام جماعت کے دل کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ چونکہ اخبار شار کی ناجائز حرکت نے ناحق مسلمانوں کی دل آزادی کی ہے۔ اس واسطے جماعت متفقہ طور پر اس بارہ میں اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور اخبار مذکور کی اس کریہہ حرکت کو بنظر تنفر دیکھتی ہے۔

خاکسار بہادر خاں پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گھوگھاٹ

ان کا مالک کون ہے

میرے ہاں اکثر مہمانوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ ۱۶ر ستمبر کو میری چارپائی پر ایک کہنہ چادر لٹھہ و قمیص کھدر جس کی جیب میں مبلغ ۳ معہ تھے۔ پڑی ہوئی پائی گئی۔ جس بھائی کی یہ چیزیں ہوں۔ وہ نشان بتا کر لے سکتے ہیں۔ ورنہ بعد انتظار پندرہ یوم سب کچھ قادیان روانہ کر دیا جائے گا۔

خاکسار ملک غلام حسین احمدی ٹکٹ کلکٹر ریلوے خانیوال جنکشن

درخواست دعا

بھائی محمود احمد صاحب ڈنگوی کئی دنوں سے بائیں ٹانگ کے درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ بہت کچھ علاج معالجہ کیا گیا۔ مگر تا حال آرام نہیں ہوا۔ احباب ان کی صحت کے لیے دعا فرمادیں۔

لنڈن کی پہلی مسجد کی تعمیر شروع ہو گئی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد احمدیہ لنڈن کی تعمیر شروع ہو گئی ہے جسکی خبر رپورٹر نے بالفاظ ذیل اخبارات کو بھیجی ہے :۔

لنڈن ۲۸ر ستمبر۔ آج صبح اس پہلی مسجد کی تعمیر سوتھ فیلڈ لنڈن میں شروع ہو گئی۔ جس کا سنگ بنیاد گذشتہ موسم خزاں میں حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ) نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ اس موقعہ پر امام جماعت احمدیہ لنڈن نے پیشتر اسکے کہ کام شروع ہو۔ عربی زبان میں ایک خطبہ پڑھا جس میں بالخصوص وہ دعائیں پڑھیں جو ابو الملت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے وقت پڑھی تھیں۔ بعد ازاں امام جماعت احمدیہ لنڈن اور تمام دیگر احمدی افراد اپنے ہاتھوں سے نصف گھنٹہ تک بنیادیں کھودتے رہے اور ساتھ کے ساتھ ان ادعیہ ماثورہ کی بھی تلاوت کرتے گئے۔ جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے مسجد مدینہ کی تعمیر کے وقت تلاوت کی تھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء

قولِ فیصل

رپورٹ کانفرنس مذاہب پر ایک نظر

تمام ادیان پر اسلام کا غلبہ

نمبر (۱)

(رقم زدہ جناب مفتی محمد صادق صاحب)

سال گذشتہ جب لنڈن میں مشہور نمائش گاہ کے موقعہ پر لاکھوں آدمی جمع ہوئے۔ جن میں تمام دنیا کے مختلف ممالک کے نمائندے اور باشندے شامل تھے۔ تو اس کے ساتھ ہی ایک نمائش گاہ مذاہب بھی قائم کی گئی تھی۔ جس میں سوائے عیسائیت کے قریباً ہر مذہب وملت کے نمائندوں کی تقریریں ہوئیں یا مضامین پڑھے گئے۔ اس جلسہ مذاہب میں شامل ہونے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ اپنے بارہ خدام کے ساتھ قادیان سے لنڈن تشریف لے گئے جس سے مذہبی نمائش کو ایک خاص وقار اور رونق حاصل ہوئی۔ دنیا بھر کے مذاہب کا ایک جگہ جمع ہونا اور اپنے مذاہب کے دلائل پیش کرنا ایک ایسا اہم امر تھا کہ [illegible] پوری توجہ اور سارے زور کے ساتھ حصہ لینا [illegible] کا فرض تھا۔ جو اپنے مذہب کی صداقت اور حقانیت پر پورا ایمان رکھتی ہو۔ اور ایمان کے ساتھ اس کو یقین۔ عرفان اور علم و قوت حاصل ہو۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بہت کم مسلمانوں نے اس طرف توجہ کی۔ اکثروں نے تو اس میں کچھ حصہ ہی نہ لیا۔ بعض نے صرف مضامین لکھ کر ڈاک میں بھیج دیئے۔ جس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں مذہبی احساس اور جوش بہت کم رہ گیا ہے۔ اور دین اسلام کے واسطے حمیت اور غیرت دکھانے کا کام اگر اس وقت کوئی جماعت کر رہی ہے۔ تو وہ صرف احمدیوں کی ہے۔ کانفرنس کی انگریزی رپورٹ جو چھپ کر آئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے کل چار پرچے اس میں پیش ہوئے۔ جن میں سے ایک ایران کے ایک شیعہ صاحب کا تھا اور باقی تین احمدیوں کی طرف سے تھے گویا کانفرنس میں مسلمانوں کے لحاظ سے ۷۵ فی صدی حصہ احمدیوں کا تھا۔ اور ۲۵ فیصدی شیعوں کا۔ باقی سب کے لئے صفر۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا اس موقعہ پر صرف کانفرنس میں ہی لیکچر نہیں ہوا۔ بلکہ اور بھی کئی ایک لیکچر ہوئے۔ اور بہت سے معززین اور علماء حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم روحانیہ کی روشنی سے فیض یاب ہوتے رہے۔ جس کے مفصل حالات اخبارات اردو و انگریزی ولایتی اور ہندوستانی میں شائع ہوتے رہے۔ جن کے دہرانے کی ضرورت نہیں ٭

میں اسوقت جس امر کی طرف قارئین کرام کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ سلسلہ حقہ احمدیہ کی ایک خصوصیت ہے۔ جو ان تمام تقریروں اور گفتگوؤں کے درمیان اس سلسلہ کو تمام فرقہ ہائے مختلف پر ایک امتیاز بخشتی ہے۔ اور اس حق کو دنیا پر نمایاں کرنے کے واسطے لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ بھی خرچ ہو جاتے۔ تب بھی یہ سودا مہنگا نہ تھا۔ اور وہ خصوصیت جماعت احمدیہ کی روحانی زندگی ہے۔ تمام مذاہب اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ مذہب کی غایت وغرض یہ ہے کہ انسان کو اپنے خالق کے ساتھ ایک تعلق محبت اور یگانگت کا حاصل ہو جائے۔ یہاں تک کہ وہ خدا تعالے کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہونے لگ جائے۔ لیکن اپنے عملی رنگ میں اس برکت وخوبی کا نمونہ سوائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے کسی نے بھی کانفرنس کے موقعہ پر پیش نہیں کیا ٭

مذہبی کانفرنس کی رپورٹ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں ہر ایک شخص اپنے مذہب کو عقلی دلائل اور علمی حقائق سے سچا ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سوائے اہل تشیع کے عالم دوجیلی صاحب کے۔ جو زمانہ کے حالات اور ضروریات سے بہت ناواقف کسی زاویۂ خلوت میں زندگی بسر کرنے والے معلوم ہوتے ہیں۔ دوجیلی صاحب خود ولایت نہ تشریف لے گئے تھے۔ بلکہ کسی انگریز کے کہنے پر انہوں نے اپنے مذہب کے متعلق ایک پرچہ عربی میں لکھا۔ جسے مارگولی اتھ صاحب نے اکسفورڈ میں عربی سے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور آرنلڈ صاحب نے کانفرنس میں پڑھ کر سنایا۔ تعجب ہے کہ شیعہ مذہب کے مشہور عالم مسٹر امیر علی لنڈن میں موجود تھے۔ ان سے استدعا نہ کی گئی۔ کہ وہ شیعہ مذہب پر مضمون لکھ کر سناتے یا پڑھنے کے واسطے بھیج دیتے ٭

رپورٹ کی تمہید میں سر ڈینی سن راس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا خصوصیت کے ساتھ شکر گذارانہ تذکرہ کیا ہے۔ کہ ان کے کانفرنس میں شمولیت کے ارادہ کے اظہار نے ناظمان کانفرنس کو کامیابی کے متعلق خاص اطمینان بخشا اور حضرت اقدس اور آپ کی جماعت کے اس قابل تعریف ہمت کے سبب کانفرنس سے متعلق پبلک اور پریس کی دلچسپی بہت بڑھ گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کانفرنس کے اخیر میں جو شاندار تقریر کی تھی۔ اس کا بھی خصوصیت کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں جہاں کہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا ذکر آیا ہے وہاں حضور کا اسم گرامی "حضرت اقدس" کے الفاظ سے شروع کر کے نہایت احترام کے ساتھ لیا گیا ہے۔ حضور کے ہمراہ جو خدام تھے۔ ان کا تعریف کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے مارگولی اتھ صاحب بالخصوص خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ خان صاحب نے اپنے مردانہ اور کریمانہ حسن اخلاق کے ساتھ انگلینڈ میں بہت سے لوگوں کو اپنی دوستی میں گردیدہ کر لیا۔ چودہری ظفر اللہ خان صاحب کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے حضرت صاحب کا لیکچر ایسی عمدگی سے پڑھا۔ کہ ان ایام کے جرائد لنڈن میں ان کے طرز ادا کی خاص تعریف کی گئی تھی ٭

اس کانفرنس میں سلسلہ احمدیہ کا اس قدر حصہ تھا اور اس کی رپورٹ میں سلسلہ حقہ امام سلسلہ اور ممبران سلسلہ کا اس قدر ذکر مختلف صفحات میں ہے۔ کہ اور کسی کا نہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کانفرنس دراصل مشیت ایزدی سے اسی غرض کے واسطے منعقد ہوئی تھی۔ کہ اللہ کریم نے اپنی مخلوق پر رحم کر کے اس کی دینی اور دنیوی بھلائی کے واسطے اس زمانہ میں جو رسول بھیجا ہے۔ جس کی خوشخبری نہ صرف حضرت سید الرسل خاتم النبیین محمد المصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔ بلکہ حضرت عیسےٰ مسیح اور حضرت دانیال اور دیگر انبیاء نے اس کے ظہور کی پیشگوئی کی تھی۔ اس رسول کی آمد کی خبر اور سلسلہ کے قیام کی اطلاع اس مرکزی کانفرنس کے ذریعہ سے بجلی کی طرح اور برقی خبروں کی توسط سے تمام دنیا کو پہنچا دی جائے۔ اس کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ اور آپ کے خدام کی شمولیت نے تبلیغ کا اس قدر کام کیا۔ کہ اگر ہم کتابوں اور مشنریوں اور اشتہارات اور دیگر ذرائع پر [illegible] روپیہ بھی خرچ کر دیتے۔ تب بھی یہ بات حاصل نہ ہو سکتی ٭

اخبار "سٹار" کے خلاف احتجاج اور "تنظیم"

مولوی عبدالرحیم صاحب ایم۔ اے مبلغ جماعت احمدیہ مقیم لندن نے جن پر زور الفاظ میں "اخبار سٹار" کے دل آزار کارٹون کے خلاف ہوم سیکرٹری سلطنت برطانیہ کو توجہ دلائی ہے۔ ان پر ہندوستان کے تمام بڑے بڑے مسلمان اخبارات نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اور ان کی تعریف کی ہے لیکن امرتسری "تنظیم" جس کی واقفیت کا یہ عالم ہے۔ کہ اسے اتنا بھی معلوم نہیں۔ اسلام آباد لنڈن میں صرف ایک ہی مسجد ہے۔ جو جماعت احمدیہ قادیان کی ہے۔ اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد اسی کے امام ہیں۔ وہ مولوی صاحب موصوف کی چٹھی بنام ہوم سیکرٹری کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"لندن کے مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کارٹون نے وہاں کے مسلمانوں کو آتش زیر پا کر رکھا ہے چنانچہ وہاں کے ایک امام مسجد مولوی اے۔ آر۔ درد ایم۔ اے جو غالباً لاہوری جماعت کے احمدیہ مشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ وزیر داخلہ کے پاس اخبار کی اس نازیبا حرکت کے خلاف ایک احتجاجی مکتوب روانہ کیا ہے اور درخواست کی ہے۔ کہ اخبار کے خلاف قانونی مشینری کو حرکت میں لایا جائے۔ اگرچہ احتجاجی مکتوب کے الفاظ اس قدر پر زور نہیں۔ جیسے کہ چاہئیں تھے۔ تاہم مولوی آر درد صاحب کا یہ فعل مسلمانان عالم کی تائید کا مستحق ہے"۔

غالباً معاصر مذکور کے نزدیک احتجاجی مکتوب کے الفاظ جیسے پُرزور چاہئے تھے۔ وہ یہ ہیں۔ جو اس نے خود لکھے ہیں کہ

"ہم حکومت برطانیہ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر اس نے لسینے سر پھرے اخبار نویسوں کی ڈوریں ڈھیلی چھوڑ دیں اور ایسے معاملات پر نوٹس لینے سے کوتاہی کا ثبوت دیا۔ تو مسلمانان عالم کے دلوں میں اس کے خلاف نائرہ غیظ و غضب بیش از بیش بھڑک کے ساتھ مشتعل ہو جائیگا۔ جو اس کی سیاست کے لئے بہت مہلک ثابت ہوگا"۔ (تنظیم ۲۵ر ستمبر)

اگر احتجاجی مکتوب میں صرف انہی الفاظ کی کمی تھی تو کیا "تنظیم" کے یہ "پُرزور" اور "جیسے کہ چاہئے تھے" کے مصداق الفاظ صرف اپنے صفحہ کی زینت بنانا ہی کافی سمجھیگا۔ یا ہوم سیکرٹری گورنمنٹ برطانیہ تک بھی پہنچائیگا۔ تا ان کی قوت اور زور کا کچھ پتہ لگ سکے ✦

آریوں کی گولہ باری ویدک دھرم پر

"پورانک سناتن دھرم کے قلعہ پر گولہ باری" کے عنوان سے اخبار آریہ ویر راولپنڈی میں ایک مضمون مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ جس میں سناتن دھرمی ہندوؤں پر مختلف سوالات کئے جا رہے ہیں۔ وہ سوالات اگرچہ سارے کے سارے ہی دلچسپ ہیں۔ لیکن بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ صاحبان اپنی مقدس کتب کی ہدایات اور ہزارہا سال کے تعامل کے بالکل خلاف نئے خیالات اور نئے عقائد گھڑ کر ہندو دھرم کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر ان سوالات کو آریوں کی گولہ باری ویدک دھرم پر کہا جائے۔ تو غلط نہ ہوگا۔ چنانچہ ایک سوال (۲۰ر ستمبر کے پرچہ میں) یہ کیا گیا ہے۔

"کیا آپ کی جگت ماتا درگا پر جو رات دن بکرے اور بھینسے کاٹ کر چڑھائے جاتے ہیں۔ کیا وہ درگا ان بکروں کی ماتا ہے۔ یا نہیں۔ اور وہ ان بکروں کے کھانے سے خوش ہوتی ہے یا ناراض۔ اگر وہ جگت ماتا ہے تو اپنی اولاد کو کھانے سے سانپنی کے برابر ہے یا نہیں"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو مذہب میں جانوروں کی قربانی کی رسم قدیم سے چلی آ رہی ہے۔ اور اب آریہ صاحبان جو اس کے خلاف کہتے ہیں۔ بالکل غلط ہے۔

ایک اور سوال یہ کیا گیا ہے۔

"منوسمرتی میں لکھا ہے۔ کہ فلاں فلاں جانور کے ماس سے پتروں کا شرادھ کرنے سے وہ بہت مدت تک تریپت رہتے ہیں۔ کیا پورانک پنڈت ان پشوؤں کے ماس کھانے کو دھرم کہتے ہیں۔ یا نہیں"۔

اس کے متعلق یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ منوسمرتی وہ کتاب ہے جس کے حوالے اپنی تائید میں جابجا سوامی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں نقل کئے ہیں پس ایسی کتاب میں گوشت سے شرادھ کرنے کا ذکر اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ ہندو دھرم میں گوشت خوری نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ مذہبی رسوم کی ادائگی کے لئے نہایت ضروری اور متبرک چیز ہے۔ ایسی صورت میں آریوں کا گوشت خوری کے خلاف آواز اٹھانا قطعاً ناجائز اور ویدک دھرم کے خلاف ہے۔

ایک اور سوال یہ کیا گیا ہے۔

"مارکنڈے پوران کے مطابق وشنو کے اوتار دتاتریہ کا شراب پینا اور ماس کھانا۔ برہما کا اپنی لڑکی پر عاشق ہو کر اس کے پیچھے دوڑنا۔ وشنو کا جالندھر کی پتی برتا استری سے بھوگ کرنا۔ گوتم کی غیر حاضری میں اندر کا اس کی اہلیہ سے وبھچار (زنا) کرنا۔ آدی آپ کی رائے میں دھرم ہے۔ یا ادھرم"۔

آریہ اسے دھرم نہ سمجھیں۔ لیکن کیا ان واقعات کو ظاہر کر کے وہ اس بات کا ثبوت نہیں دے رہے۔ کہ ان کے بڑے بڑے رشی منی اور اوتار کس قماش کے لوگ تھے۔ اور ان کی اخلاقی حالت کیسی تھی۔

ایک سوال نیوگ کے متعلق بھی کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ کہ

"نیوگ سناتن دھرم کے انکول ہے۔ یا خلاف۔ اگر خلاف ہے تو دھرم راشٹر۔ پانڈو۔ بدھشٹر وغیرہ پانچ بھائی و دیگر آپ کے کئی پوجیہ کس طرح پیدا ہوئے تھے"۔

اگر نیوگ ایسا ہی متبرک اور ویدک دھرم کے انکول ہے تو کیوں آریہ صاحبان اس پر عمل کرنے کی بجائے ودھواؤں کی دوبارہ شادی کراتے ہیں۔ جس کی سوامی دیانند نے سخت ممانعت کی۔ آریوں کا نیوگ کو اپنے گھروں میں رواج نہ دینا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ خواہ وہ اسے ویدک دھرم کا سب سے زیادہ پوتر حکم قرار دیں۔ اور اپنے بزرگوں کو اس کی برکت کا نتیجہ سمجھیں۔ پھر بھی اس پر عمل کرنا اپنی غیرت اور فطرت کے خلاف سمجھتے ہیں ✦

کابل کا ظلم بھلا دیا جائے

گورکھپور کا اخبار التحقیق (۹ر ستمبر) لکھتا ہے۔

"احمدیوں کا قتل ضرور تاریخ کی یادگار رہیگی۔ لیکن ہر وقت اس یاد کا تازہ کرانا نظر بہ اصول اخوت اسلامی اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ اس قسم کی باتوں کے بھول جانے میں جو لطف ہے۔ وہ یاد رکھنے میں نہیں ہے"

اگر کابل اور اس کے نادان دوستوں کو اس بات کا احساس ہو جائے۔ کہ بے گناہ احمدیوں کو سنگسار کر کے انہوں نے بہت بڑی غلطی کی بلکہ ظلم کا ارتکاب کیا ہے۔ تو ممکن ہے کہ ہمارے قلوب پر جو گہرے زخم موجود ہیں۔ وہ ایک حد تک مندمل ہو جائیں اس لئے ہمیں جو مظلوم اور ستم رسیدہ ہیں۔ اس قسم کی تلقین کرنے کی بجائے کابل کو نصیحت کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اس فعل پر متاسف ہو۔ اور آئندہ احمدیوں کی جان و مال کی حفاظت کا ذمہ لے۔ اور جاہل طالبوں اور عاقبت نااندیش مشیروں کی باتوں میں آ کر بے گناہ احمدیوں کے خون سے اپنے ہاتھ نہ رنگے ✦ کہ یہی طریق اس دردناک واقعہ کے ناخوشگوار پہلو کی یاد دلوں سے بھلا سکتا ہے ✦

ہم اس بارے میں اس وقت تک جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ وہ اس لئے نہیں۔ کہ ہمیں کابل سے عداوت اور دشمنی پیدا ہو گئی ہے اور ہم اس سے انتقام لے رہے ہیں۔ بلکہ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ اس فعل کے بُرے نتائج اور بدترین اثرات سے کابل اور اس کے نادان ہواخواہوں کو آگاہ کر دیں۔ تا کہ انہیں آئندہ کے لئے اس کی برائی کا احساس ہو سکے ✦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

حضرت مرزا صاحب نے مبعوث ہو کر کیا کیا

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء

گذشتہ مضمون پر اجمالی نظر

میں نے اس امر کے متعلق پچھلے جمعہ کے خطبہ میں کچھ بیان کیا تھا۔ کہ یتلوا علیھم آیٰتک کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق کیا کچھ تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی۔ وہ تعلیم قرآن کریم میں تو ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے سامنے رکھی تھی۔ لیکن بعد کے لوگ جیسے جیسے زمانہ گذرتا گیا۔ نبوت کے بُعد کی وجہ سے اسے بھول گئے تھے۔ اور باوجود اس کے کہ علماء موجود تھے۔ باوجود اس کے کہ فاضل موجود تھے۔ باوجود اس کے کہ پیر موجود تھے۔ باوجود اس کے کہ صوفی موجود تھے۔ مگر پھر بھی وہ قرآن شریف سے اس کو نکال نہ سکے۔ اور دنیا کے سامنے پیش نہ کر سکے۔ نیز میں نے بتایا تھا۔ کہ جب کہ ایسی تعلیم بھی موجود تھی۔ اور جب کہ ایسے لوگ بھی موجود تھے۔ جو اپنے آپ کو علماء میں سے گنتے تھے۔ اور فاضل یا پیر یا صوفی یا مولوی کہلاتے تھے۔ اور پھر بھی وہ کچھ نہ کر سکے۔ اور دنیا کے سامنے اس تعلیم کو قرآن کریم سے اخذ کر کے پیش نہ کر سکے۔ دنیا ان کے سامنے تباہ ہو رہی تھی۔ مگر وہ کچھ نہ کر سکے۔ دنیا ان کے دیکھتے دیکھتے شرک میں مبتلا ہوتی چلی گئی۔ مگر وہ اس کا کوئی علاج نہ کر سکے۔ تو اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں ضرورت تھی۔ کہ خدا کی طرف سے کوئی آئے۔ تا قرآن شریف سے اس تعلیم کو پیش کرے۔ آج میں بھی اسی مضمون کے ایک حصہ توحید باری تعالیٰ کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔

پہلے میں نے تفصیلات بیان کی تھیں۔ اور کہا تھا۔ کہ توحید کا مسئلہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ لیکن علماء اس کام کو نہ کر سکے یا یہ کہ خود اس کے برخلاف تعلیم دیتے تھے۔ آج میں توحید کی وہ تعریف بیان کروں گا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ اور وہ ایسی ہے۔ کہ اس کے ساتھ تمام شرک مٹ جاتے ہیں۔ اور شرک واضح طور پر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور مسلمانوں کے نہ صرف اعمال بلکہ عقیدہ بھی اس کو سمجھتے ہوئے ہر قسم کے شرک سے پاک ہو جاتا ہے۔

شرک کی مختلف تعریفیں

شرک کی لوگوں نے مختلف تعریفیں کی تھیں۔ بعضوں نے تو یہ کی تھی کہ خدا جیسی اور ذات ماننا یہ شرک ہے۔ مگر ایسے لوگ بھی نکل آئے۔ جو خدا کی طرح تو کسی اور وجود کو نہیں مانتے تھے۔ مگر یہ کہتے تھے۔ بعض ایسے وجود ہیں۔ جو خدا سے طاقتیں پا کر دنیا میں آئے اور انہوں نے اس کی قدرتوں کا اظہار کیا۔ اس لئے ہم ان کی پرستش کرتے ہیں۔ کیونکہ ان سے خدا کی صفات اور قدرتیں اور طاقتیں ظاہر ہوئیں۔ جب ان لوگوں نے جو توحید کے قائل تھے یہ دیکھا۔ تو انہوں نے توحید کے لئے یہ قرار دیا ہے کہ خدا کے سوا کامل عبودیت کسی کے سامنے نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اگر کوئی کرتا ہے۔ تو وہ شرک کرتا ہے۔ مگر یہ تعریف بھی ناقص رہی۔ کیونکہ ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے۔ جو خدا کے سوا کسی کے آگے کامل عبودیت کا تو اظہار نہ کرتے تھے۔ مگر خدا کی صفات اوروں کو دیتے تھے۔ یہ دیکھ کر شرک کی یہ تعریف بنائی گئی کہ خدا کی صفات کسی اور کو دینا شرک ہے۔ مگر اس میں بھی اختلاف ہو گیا۔ کہ خدا کی صفات دوسرے کو دینے سے کیا مراد ہے۔ مثلاً خدا کی صفت ہے۔ کہ وہ سنتا ہے۔ سب مانتے آئے ہیں۔ کہ وہ سنتا ہے۔ اب کیا یہ کہنا کہ انسان بھی سنتا ہے۔ یہ خدا کی صفت اسے دینا ہے؟ اسی طرح خدا تعالیٰ دیکھتا ہے۔ کیا یہ کہنا۔ کہ کوئی اور بھی دیکھتا ہے۔ شرک ہے؟ یا خدا تعالیٰ رزق دیتا ہے۔ تو کیا یہ کہنا۔ کہ فلاں بھی رزق دیتا ہے شرک ہے؟ پھر اگر یہ کہا جائے۔ کہ جس طرح خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ دیکھتا ہے۔ رزق دیتا ہے۔ اسی طرح کسی اور کے متعلق کہنا۔ کہ وہ سنتا دیکھتا اور رزق دیتا ہے۔ تو یہ شرک ہے؟ لیکن مشرک کہتے ہیں۔ ہم جن کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کے متعلق ہم کب کہتے ہیں۔ کہ وہ خدا کی طرح دیکھتے سنتے اور رزق دیتے ہیں۔ ہم بھی یہ مانتے ہیں۔ کہ خدا جس طرح سب کچھ دیکھتا ہے۔ اس طرح دوسرے نہیں دیکھتے۔ خدا ہی سب کا محافظ اور سب کا متصرف ہے۔ اس کی طرح اور کوئی نہیں۔ سب کچھ اس کے قبضے میں ہے۔ ہم کب کہتے ہیں۔ کہ سب کچھ بتوں کے قبضے میں ہے۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے اپنی صفات اور طاقتوں میں سے کچھ ان بتوں اور معبودوں کو دے دی ہیں۔

اس طرح شرک کی یہ تعریف بھی کہ خدا کی صفات میں کسی اور کو شریک کرنا شرک ہے نامکمل اور ناقص ہو گئی۔ غرض شرک کی مختلف زمانوں میں مختلف تعریفیں ہوتی رہی ہیں۔ اور لوگ جیسا جیسا ان کو ضرورت پڑتی گئی۔ شرک کی تعریف کو ڈھالتے گئے۔ اس لئے شرک کی مختلف تعریفیں ہو گئیں۔ یہاں تک کہ قرآن کریم دنیا میں آیا اور اس نے شرک کی ایسی تعریف بتائی۔ جس سے کوئی بات باہر نہ رہ گئی۔ لیکن افسوس کہ نبوت سے بُعد کی وجہ سے وہ تعلیمیں تو رہ گئیں جو پہلے تھیں۔ اور جو اسلام نے تعلیم دی تھی۔ وہ مٹ گئی۔ اور مسلمان بھی مختلف قسم کے شرکوں میں مبتلا ہو گئے۔

مسلمانوں میں شرک

مسلمانوں میں سے موحد کہلانے والے اپنے آپ کو شرک سے بالکل پاک کہتے ہیں۔ لیکن کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص موحد کہلائے۔ خدا تعالیٰ کو ایک سمجھے۔ اور پھر یہ بھی عقیدہ رکھے۔ کہ سینکڑوں سالوں سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر بغیر کسی جسمانی تغیر کے جوں کے توں بیٹھے ہیں۔ پھر کیا ایسا شخص موحد کہلا سکتا ہے۔ جو یہ مانے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ حالانکہ مردے زندہ کرنا صرف خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ پھر کیا اسے مشرک نہ کہا جائے گا۔ جو اس بات کو مانتے ہوئے۔ کہ خلق کی صفت صرف خدا تعالیٰ ہی کی ہے۔ یہ بھی مانے کہ حضرت عیسےٰ پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ یہ عقائد رکھنے والے لوگ ہرگز موحد نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ وہ بھی شرک میں مبتلا ہیں۔

غیر مسلموں کا دعویٰ توحید پرستی

کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہندو اور عیسائی وغیرہ جو حقیقتاً توحید کے قائل نہیں۔ اور جن کے مذہب میں شرک کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ بھی اپنے آپ کو توحید پرست کہنے لگ گئے ہیں۔ لیکن مسلمان جن کے مذہب میں سب سے زیادہ زور توحید پر دیا گیا ہے۔ مشرکانہ عقائد میں پھنس کر توحید سے غافل ہو گئے۔ چونکہ علی الاعلان شرک کی تعلیم کو کوئی قبول نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہندو اور عیسائی اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ لوگ ہمارا مذہب قبول نہیں کریں گے۔ اپنے مشرکانہ عقائد کے ساتھ یہ دعویٰ بھی رکھتے ہیں۔ کہ ہم توحید پرست ہیں۔ مگر مسلمانوں کی حالت اس کے الٹ ہے۔ ان کا مذہب شرک پر نہیں کہ انہیں بناوٹی طور پر توحید کا ذکر کرنے کی ضرورت ہو۔ بلکہ ان کا مذہب توحید پر ہے لیکن مسلمان اسلام کی اس پاک اور مقدس تعلیم کو اپنے باطل عقائد سے بری شکل میں پیش کر رہے ہیں۔

دیگر مذاہب کی بنیاد چونکہ شرک پر ہے۔ اس لئے ان کے پیرو اپنی فطرت کو تسلی دینے کے لئے مشرکانہ تعلیم کو ہی کہتے ہیں۔ یہ بھی توحید ہے اور لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کہہ دیتے ہیں۔ ہمارا مذہب بھی توحید پر ہے۔ مگر مسلمانوں کو اپنی تسلی کے لئے یا دوسروں کو خوش کرنے کے واسطے فرضی طور پر یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ہمارا مذہب بھی توحید پر ہے۔ بلکہ مسلمانوں کا مذہب فی الواقع ہے ہی توحید پر۔ اور اگر خالص توحید کسی مذہب نے پیش کی ہے۔ تو اسلام نے ہی پیش کی ہے۔ اور اسی نے ایسے اصول بتائے ہیں۔ کہ آج بھی اگر ساری دنیا انہیں

سمجھ لے۔ تو شرک کا نام ونشان مٹ سکتا ہے۔ مگر افسوس مسلمانوں کی حالت دیگر مذاہب کے لوگوں کے الٹ ہے۔ وہ شرک پر تھے اور توحید بناوٹی طور پر اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن یہ توحید پر تھے۔ اور شرک میں پھنس گئے۔ مشرکانہ عقائد اختیار کر لئے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانوں میں یہ خواہش تھی۔ کہ توحید پر قائم ہوں۔ اور اس کے لئے کوشش بھی کرتے رہے۔ لیکن کچھ تو مولویوں کی سستی اور نادانی کی وجہ سے اور کچھ شرک اور توحید کی تعریف کی وجہ سے اس بات کو حاصل نہ کر سکے۔ بلکہ اور زیادہ شرک میں مبتلا ہو گئے۔

توحید کی اصل تعریف

ایسی حالت میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا۔ اور آپ نے توحید کو اس رنگ میں دنیا میں پیش کیا۔ کہ شرک بالکل واضح ہو گیا۔ آپ نے توحید کی جو تعریف کی وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی صفات دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ ہیں۔ جو اس کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کا تعلق مخلوق سے نہیں یعنی تنزیہہ صفات میں کسی مخلوق کو ظاہری اور باطنی مشابہت نہیں ہو سکتی۔ اور خدا کی کچھ صفات ایسی ہیں جن کا تعلق بندوں کے ساتھ ہے۔ وہ ادنیٰ طور پر بندوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مگر ان سے یہ غرض نہیں ہوتی۔ کہ ان صفات کا تعلق بندوں سے پیدا کر کے خدا نے خود اپنے بندوں کو شریک بنا لیا۔ بلکہ یہ محض اپنی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے ہوتا ہے۔ یا ایسی صفات الوہیت کے متعلق شک وشبہ سے بچانے کے لئے بعض بندوں میں رکھ دی جاتی ہیں۔ مگر ان کو یونہی بے تحدید چھوڑا نہیں جاتا۔ بلکہ ان کی حد بندیاں مقرر ہیں۔ کہ فلاں حد تک بندوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور فلاں طریق پر بندوں میں پائی جاتی ہیں۔

خدا کا عطیہ

اب یہ بات واضح ہو گئی۔ جن امور کے متعلق انعکاسی طور پر انسان کچھ اخذ نہیں کرتا۔ خواہ وہ باذن اللہ کہکر ہی کئے جاویں شرک ہیں۔ اور جن امور کو بطور انعکاس اور ظل کے پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ شرک نہیں۔ مثلاً شنوائی کی طاقت ہے۔ یہ انسان پیدا شدہ ہی لاتا ہے۔ اور یہ خدا خود اسے دیتا ہے۔ اسی طرح بینائی ہے۔ وہ بھی پیدا شدہ ہی لاتا ہے۔ گویائی ہے۔ وہ بھی پیدا شدہ ہی [illegible] ہے۔ اور یہ خدا خود اسے دیتا ہے۔ خدا خود بھی سنتا ہے [illegible] بھی سننے کی طاقت بخشتا ہے۔ خدا خود بھی دیکھتا ہے۔ اور [illegible] کو بھی بینائی عطا فرماتا ہے۔ خدا خود بھی بولتا ہے [illegible] کو بھی قوت گویائی دیتا ہے۔ لیکن یہ ان صفات میں شرکت یا شرک نہیں۔ بلکہ انعام ہے۔ جو انعکاسی رنگ میں بندوں پر کیا جاتا ہے۔ تا ان کے یقین وایمان میں ترقی ہو۔

شرکت اور عطیہ میں فرق

شرک کے معنے ہی مفہوم کو واضح کر رہے ہیں۔ شرک کے معنے ہیں کہ کسی چیز میں دو مساوی ہوں۔ اب غور کرو خدا بھی رزق دیتا ہے اور ہم بھی۔ لیکن جس قسم کا رزق خدا تعالےٰ دیتا ہے۔ اس میں ہم خدا کے شریک نہیں۔ کیونکہ جو کچھ ہم کسی کو دیتے ہیں۔ یہ تو خدا ہی نے ہمیں دیا۔ اور ہم اسی میں سے دیتے ہیں۔ اس لئے ہماری اور اس کی اس رزق دینے میں کوئی شرکت نہیں رہتی۔

دیکھو۔ اگر ہم کسی کو کچھ دیتے ہیں۔ تو وہ ہمارا شریک نہیں بن جاتا۔ کیونکہ ہم عطیہ کے طور پر دیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اسے اپنا شریک بنا لیتے ہیں۔ دنیا میں ایسے لوگ تو بہت سے ملیں گے۔ جو دوسرے کو کوئی چیز دیدیتے ہیں۔ لیکن ایسا کوئی نہیں ملے گا۔ جو بطور شریک کسی کو اپنے ساتھ شامل کرے۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص کسی کو کوئی چیز سالم کی سالم دیدے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی چیز میں اپنا شریک بنا لے۔ مثلاً ایک شخص اپنے نوکر کو ایک مکان پورے کا پورا تو دیدیگا۔ لیکن یہ ہرگز نہیں کرے گا۔ کہ اسے کہے فلاں مکان میں تو میرا شریک بن جا۔ جس طرح اس پر میرے حقوق ہیں۔ اسی طرح تیرے بھی ہیں۔ ایسا نہیں ہوتا۔ اس بات کو قرآن کریم نے بیان بھی کیا ہے چنانچہ سورہ نحل میں آتا ہے۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو اپنے نوکروں کو اس قدر مال دے دیتے ہیں۔ کہ وہ فیصد سوا [illegible] ان کے برابر ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسا کوئی نہیں ملیگا۔ جو نوکروں کو اپنے مال میں شریک کرے۔ پس خدا بھی بطور عطیہ کے ہمیں دیتا ہے۔ نہ کہ اپنا شریک بنا کر۔

پس یہ تو ایک شخص کر سکتا ہے۔ کہ اپنا کوئی مکان یا ٹکڑا زمین کا کچھ حصہ کسی کے حوالے کر دے۔ لیکن یہ نہیں کر سکتا۔ کہ اپنے حقوق میں شریک بنا لے۔ ایک کروڑپتی ایک روپیہ میں بھی کسی کو شریک نہیں بنائے گا۔ وہ دس ہزار روپیہ دے دینا آسان سمجھے گا۔ مگر [illegible] میں کسی کو شریک کرنا اس کے لئے مشکل ہوگا۔ پس [illegible] نہیں۔ کہ کسی چیز کو اپنے مال میں شریک بنا لیا جانا [illegible] بلکہ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ دنیا میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو کسی کو اپنے مال میں مساوی شریک بنا لے۔ پس جب کوئی انسان ایسا نہیں کرتا۔ تو خدا کی ذات کے متعلق یہ کیسے سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے بعض صفات کو ظلی اور انعکاسی طور پر بندوں کو دے کر اپنا شریک بنا دیا ہے۔

انسانی پیدائش کی غرض

جس طرح ایک انسان کسی دوسرے انسان کو کچھ دیتا ہے۔ تو وہ گویا اس کا مظہر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس دی ہوئی چیز کے ذریعے جو کچھ بھی اس سے ظاہر ہوگا۔ وہ درحقیقت اس شخص کا ہوگا۔ جس نے اسے کچھ دیا۔ اور اس قابل بنایا۔ اسی طرح بندوں میں اگر بعض وہی باتیں پائی جاتی ہیں جو خدا تعالےٰ میں ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ بندے بھی خدا ہو گئے۔ بلکہ اس کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ وہ خدا کی صفات کے مظہر ہو گئے۔ اور اگر غور سے دیکھیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کو پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ وہ بعض صفات میں اللہ تعالےٰ کا مظہر بنے

بندوں میں ان صفات کی حد بندی

پس ان صفات کو بندوں میں پیدا تو کیا گیا۔ لیکن ایک حد تک۔ اور ان کی حد بندی کر دی۔ مگر بعض نادان ان صفات کو ایک بندہ میں دیکھ کر شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ان صفات کو انسان میں داخل کرنے کی یہ غرض ہے۔ کہ وہ خدا کا مظہر بنے۔ کیونکہ بغیر ان کے وہ مظہر ہو ہی نہیں سکتا۔ بینائی ہے۔ شنوائی ہے۔ گویائی ہے۔ علم ہے اور اور ایسی باتیں ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے انسان میں اپنا مظہر بنانے کے لئے رکھیں۔ اور پھر یہ باتیں بعد میں بھی پیدا نہیں ہوئیں۔ بلکہ یہ پہلے وقت کہ انسان کو بھیجا ہے۔ اور جس حد تک یہ انسان میں رکھی ہیں۔ اس سے یہ بڑھ بھی نہیں سکتیں۔

شرک کی تعریف

اب اس تعریف کے ماتحت دیکھو۔ کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح بھی مردے زندہ کرتے تھے۔ کیونکہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ مردے زندہ کرنا ہمارا کام ہے۔ باوجود اس کے اگر کوئی ایسا کہتا ہے۔ وہ شرک کرتا ہے۔ اسی طرح کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرت مسیح پرندے پیدا کرتے تھے۔ کیونکہ اس کے متعلق بھی خدا فرماتا ہے۔ کہ پیدا کرنا ہمارا کام ہے۔

پس اگر توحید کی یہ تعریف مسلمانوں کے ذہن میں ہوتی تو پھر وہ کس طرح یہ کہہ سکتے تھے۔ کہ کوئی انسان بھی مردے زندہ کر سکتا ہے۔ یا کوئی انسان پرندے بنا سکتا ہے۔ مگر یہ سب توحید اور شرک کی حقیقی تعریف نہ سمجھنے کا نتیجہ ہوا۔ کہ لوگ ایسے ایسے شرکوں میں پھنس گئے۔ کہ باوجود بتانے کے بھی وہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ یہ بھی کوئی شرک کی قسم ہے۔

صفات الٰہیہ بطریق موہبت انسان میں آتی ہیں

غرض وہ قوتیں جو خدا تعالےٰ نے بندوں کو دیتا ہے۔ اللہ وہ طاقتیں جو خدا کی طرف سے انسان کو دی جاتی ہیں۔ وہ موہبت ہوتی ہیں۔ اور عطیہ کے طریق پر ہوتی ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ اس لئے بندوں کو دیتا ہے۔ تا اس کی صفات کا اظہار ہو۔ اور اس طور پر بندے میں ان صفات کا ہونا شرک نہیں۔

مثلاً کسی کے پاس ہزار روپیہ ہے۔ اگر وہ کسی کو سو روپیہ دیدے تو حرج نہیں۔ کیونکہ اس طرح دینا خدا تعالےٰ نے انسان کے اختیار میں رکھا ہے۔ مگر کسی کو بیٹا دینا یہ کسی انسان کے اختیار میں نہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کے ہی اختیار میں ہے۔

اب اگر کوئی یہ کہے۔ میں بیٹا دے سکتا ہوں۔ تو وہ مشرک ہوگا کیونکہ انسان کو تو اتنا بھی علم نہیں ہوتا۔ کہ یقینی طور پر کسی کے متعلق کہہ سکے کہ اس کے ہاں بیٹا ہوگا یا بیٹی۔ پس روپیہ دینا خدا نے بندے کے اختیار میں رکھا ہے۔ لیکن بیٹا دینا بندے کے اختیار میں نہیں رکھا۔ کیونکہ اس طرح خدا اور بندہ دونوں ایک کام میں مشترک ہو جاتے ہیں۔ اور شرک لازم آتا ہے۔ پس ایسا شخص جو یہ کہے۔ کہ میں بیٹا دے سکتا ہوں۔ وہ مشرک ہے ؎

شرک کے برخلاف کاری حربہ

پس سب سے بڑھ کر حربہ شرک کے برخلاف یہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا۔ اور اگر اسے پورے طور پر چلایا جائے۔ تو شرک کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اس زمانہ میں توحید اور شرک کا مضمون ایسا باریک ہو گیا ہے۔ کہ باوجود سمجھانے کے بھی اکثر لوگ اسے نہیں سمجھ سکتے۔ اور اگر اور بحث کرو۔ تو وہ اتنا فلسفیانہ ہو جاتا ہے۔ کہ اور بھی بہت کم لوگ اسے سمجھ سکتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کی طرف سے علم پا کر اس مضمون کو بالکل صاف کر دیا۔ اور بعض ایسے قوانین بیان فرمائے۔ جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتے

شرک کے رد میں زبردست دلیل

جیسا کہ انبیاء کا کام ہے۔ کہ دنیا میں بیج ڈال دیتے ہیں۔ آگے اسے بڑھانا اور پھل سنبھالنا بعد کے لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ ایک استاد صرف سبق پڑھاتا ہے۔ آگے یہ کام شاگرد کا ہوتا ہے۔ کہ اسے یاد کرے۔ اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تعلیم کا بیج بویا اور توحید کی تخم ریزی کی اب ہمارا یہ کام ہے۔ کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ اس تعلیم پر چل کر مجھے ایسے لوگوں کے جواب کے لئے کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ جو مشرکانہ عقائد رکھتے ہیں۔ اور وہ تعلیم یہ ہے۔ کہ جن کو تم خدا کا شریک سمجھتے ہو۔ ان کا اپنا دعوےٰ پیش کرو کہ ہم یہ کر سکتے ہیں۔ پھر ہم مان لیں گے۔ اگر کوئی آ کے یہ کہے کہ کالی دیوی یوں کرتی ہے تو ہم کہیں گے۔ بہت اچھا۔ ثابت کرو۔ اس کا اپنا دعویٰ اس کے متعلق یہ ہے۔ غرض کالی دیوی ہو یا سومنات۔ حضرت عیسےٰ (ع) ہوں یا امام حسین (رض)۔ مشرک ان کی طرف جو باتیں منسوب کرتے ہیں۔ انہیں ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ یہ دکھا دیں۔ وہ خود ان باتوں کے مدعی ہوں ؎

پھر یہ بات بھی ان کا رد کرتی ہے۔ کہ ہم جسے اللہ مانتے ہیں۔ وہ تو اپنے آپ کو ظاہر کرنے کے لئے دنیا میں نبی بھیجا کرتا ہے۔ اور اس وقت تک کئی نبی اس کی طرف سے آ چکے ہیں لیکن ان کو جنہیں تم خدا کے ساتھ شریک کرتے ہو۔ کبھی نبی بھیجا ہے۔ خدا تو اپنے بھیجے ہوئے نبیوں کو الہام کرتا ہے۔ مگر دنیا کی تاریخ میں کہیں یہ نہیں دیکھنے میں آیا۔ کہ کسی شخص نے یہ دعوےٰ کیا ہو۔ کہ میں فلاں بت یا معبود کی طرف سے نبی ہوں۔ اور وہ مجھے الہام کرتا ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ جب ان کو طاقتیں دی گئیں۔ تو وہ نبی نہیں بھیجتے۔ تاکہ دنیا کو ان کا پتہ لگے۔ پس یہ دعوےٰ ہی دعوےٰ ہے۔ اور وہ بھی غلط کہ کسی اور کو بھی ویسی ہی طاقتیں اور قدرتیں حاصل ہیں۔ جیسی خدا تعالےٰ کو ؎

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ گر بتایا ہے۔ اس سے ایک انسان شرک سے بکلی بچ جاتا ہے۔ اور باتیں بھی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ نے توحید کے متعلق بتائی ہیں۔ اور جو سراسر مفید ہیں۔ ان کو انشاء اللہ تعالےٰ اگلے جمعہ بیان کروں گا۔ فی الحال میں اسی پر بس کرتا ہوں۔ پھر اگر توفیق ملی۔ تو اس آیت کے باقی مطالب پر انشاء اللہ تعالےٰ بحث کروں گا ؎

مسیح موعود نے توحید قائم کی

اب غور کرنا چاہیئے مولوی موجود تھے۔ عالم موجود تھے۔ پیر موجود تھے۔ مگر کچھ نہ کر سکے۔ مولوی سینکڑوں سالوں سے چلے آتے ہیں۔ لیکن شرک کا مقابلہ کرنے سے وہ عاجز رہے اور یہی حال اب بھی ہے۔ اگر اس زمانہ کے بگڑے ہوئے مولوی یہ کام کر سکتے تھے۔ تو تین چار سو سال سے توحید جو دھکے کھا رہی تھی۔ کیوں نہ اسے قائم کر سکے۔ ہر طرف سے توحید پر حملے ہو رہے تھے۔ عیسائی اور ہندوؤں جیسی مشرک قومیں ان کے سامنے یہ کچھ کر رہی تھیں۔ اور ہر طرز پر حملے کر رہی تھیں لیکن یہ دیکھتے تھے۔ اور کچھ نہ کرتے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ کچھ کر بھی نہ سکتے تھے۔ کیا ان باتوں سے یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس بات کی ضرورت تھی۔ کہ کوئی اور شخص آئے۔ جو خدا سے الہام پا کر اس حقیقت کو بیان کرے۔ پس حضرت مسیح موعودؑ نے آ کر یہ سب کچھ بتایا اور توحید کو پورے طور پر بیان کیا۔ جو کام مولوی اتنے عرصہ سے نہ کر سکے۔ اسے مسیح موعودؑ نے خدا تعالےٰ سے الہام پا کر دکھایا اور یقیناً وہ کامیاب بھی ہو گئے۔ یہ سب کچھ نظر آ سکتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی آنکھ کھولے اور اس کے دیکھنے کی کوشش کرے ؎

دعا

خدا تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے۔ کہ ہم شرک سے بچیں اور اس توحید کے عامل ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے۔ اور جو آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے بتائی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کی۔ اور اس تعلیم پر چلنے کی ہمت عطا فرمائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی۔ اور اس بات کی بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کو صحیح معنوں میں دنیا میں پھیلانے والے بنیں۔ (آمین)

قابل توجہ مشنریز بیرون ہند

جلسہ سالانہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے قریب آ رہا ہے۔ اور اس میں حسب معمول صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی رپورٹ سنائی جائے گی۔ اس لئے مشنریز بیرون ہند (مقیم لنڈن۔ امریکہ۔ گولڈ کوسٹ۔ ماریشس۔ سیلون۔ دمشق۔ مصر۔ نیروبی۔ آسٹریلیا و دیگر ممالک مشرقی بعیدہ) کی خدمت میں بذریعہ اس اعلان کے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مشن کی سالانہ رپورٹ جو مختصر ہونے کے علاوہ دلچسپ حالات پر مشتمل ہو۔ ایسے وقت میں لکھ کر روانہ کر دیں۔ کہ دسمبر کے پہلے ہفتہ کی ڈاک میں دفتر میں پہنچ جاوے فرداً فرداً بذریعہ خطوط کسی مشن سے رپورٹ طلب نہیں کی جاویگی بلکہ اسی اعلان پر اکتفا کیا جاوے گا۔ اس رپورٹ میں دسمبر ۱۹۲۴ء سے نومبر ۱۹۲۵ء تک کے حالات درج کرنے کے علاوہ حسب ذیل امور کے متعلق ضرور توجہ کی جاوے ؎

(۱) جماعت کی تعداد دسمبر ۱۹۲۴ء سے قبل کیا تھی (۲) سال زیر رپورٹ میں کمی یا بیشی کیا ہوئی (۳) مشن کا سال زیر رپورٹ میں کل خرچ کیا ہوا۔ اس میں مقامی آمد کیا ہوئی۔ اور مرکز سے کیا امداد ملی (۴) جماعت کی تبلیغی مساعی کا ذکر بحیثیت مجموعی ضرور کیا جاوے ؎

لنڈن مشن سے ریویو کے آمد و خرچ اور اس کی حالت۔ اور خریداروں کی تعداد اور مفت اشاعت کے متعلق بھی رپورٹ کی توقع کی جاتی ہے ؎

ضروری نوٹ۔ مفصل رپورٹیں مجلس مشاورت پر پیش کرنے کے لئے دسمبر کے بعد طلب کی جاوینگی۔ اور مطلوبہ رپورٹ تین صفحے سے زیادہ نہ ہو ؎

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ

پتوں کی ضرورت

نظارت دعوۃ و تبلیغ میں مندرجہ ذیل طبقوں کے احمدی احباب کے اسماء اور خط و کتابت کے لئے مفصل پتوں کی ضرورت ہے پس جو احباب ان میں سے کسی میں کام کر رہے ہیں (اندرون ہند یا بیرون ہند) وہ براہ نوازش جلد سے جلد اپنے اسماء گرامی اور مفصل پتوں سے اطلاع دیکر مشکور فرماویں ؎

وکلاء۔ بیرسٹرز۔ مجسٹریٹ۔ انسپکٹرز آف سکولز۔ انگلش ٹیچرز پروفیسر آف کالجز۔ ڈاکٹرز۔ انگریزی دفاتر کے کلرکس ؎

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ

۹/۲۵

گورنمنٹ پنجاب کے تمسکات سنہ ۱۹۳۷ء

حکومتِ پنجاب قرضہ کا اعلان کیوں کرتی ہے؟ اسلئے کہ اسی صوبہ سے قرضہ لیا جائے۔ اور اسی صوبہ کی ترقی اور اصلاح میں صرف کیا جائے۔

کتنا قرضہ اور کس لئے؟ ایک کروڑ روپیہ جو وادی ستلج اور دیگر مقامات کی ایسی نہروں پر صرف کیا جائیگا۔ جو فائدہ بخش ہونگی۔

قرضہ کے لئے ضمانت کیا ہوگی؟ حکومتِ پنجاب کا کل مالیہ۔

شرح سود کیا ہے؟ ۵ ۳/۴ فیصدی۔

مجھے روپیہ کب واپس ملیگا؟ بارہ سال کے عرصہ میں لیکن اگر آپ وادی ستلج کی نہر پر اراضی خریدینگے۔ تو اسکی قیمت کی پوری ادائگی یا اس کے جزو کی ادائگی میں آپ کے تمسکات پوری قیمت پر منظور کر لیے جائینگے۔

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کہاں کرنی چاہیئے؟ بڑے سرکاری خزانہ یا اس کے ماتحتی خزانہ یا امپیریل بنک پنجاب کی کسی شاخ کے پاس جائیے۔

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کس طرح کرنی چاہیئے؟ وہاں سے جو فارم آپ کو ملیگا۔ وہ آپ پُر کرکے روپیہ ادا کردیں۔

مجھے سود کب سے ملے گا؟ جس تاریخ کو آپ روپیہ ادا کرینگے۔ اسی تاریخ سے۔

مجھے سود کس طریقہ سے وصول ہوگا؟ ۱۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء تک کا سود آپ کو اسی وقت نقد ادا کردیا جائیگا جس وقت آپ روپیہ داخل کرینگے۔ اور اس کے بعد ششماہی پنجاب کے ہر ایسے خزانہ یا ماتحتی خزانہ سرکار سے ادا ہوا کریگا جس کے متعلق آپ لکھیں گے۔ کہ اسکے ذریعہ ہوا کرے۔

میں یہ قرضہ کب دے سکتا ہوں؟ ۱۳ر ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء سے ۱۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء تک تا جونہی ایک کروڑ روپیہ فراہم ہو جائیگا۔ قرضہ لینا بند کردیا جائیگا۔

مجھے کیوں قرض دینا چاہیئے؟ (ا) اسلئے کہ ضمانت بہت اچھی ہے اور سود بھی اچھا ملتا ہے (ب) اسلئے کہ روپے کے بدلے میں زمین بھی ملتی ہے بشرطیکہ نیلام کی بولی تمہارے نام پر ختم ہو (ج) کیونکہ اگر آپ اپنے صوبہ کی امداد کرینگے تو ایک اچھے شہری کی طرح اپنے فرض کو ادا کرینگے۔

المشتہر

مائیلز ارونگ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ مالیات

(منشی عبدالرحمٰن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)